Dr. Rizwana Perween
R.N College Hajipur Vaishali

B.A Part - I (Hon.)

Paper - I^st

Date - 25-07-2020

Time :- 12:30 P.M

Topic - Bal-E-Jibril ki Ghazal ki tashrih

گرچہ ہے میری جستجو دیر و حرم کی نقش بند
میری فغاں سے رستخیز کعبہ و سومنات میں!

درج بالا شعر بال جبریل کی پہلی غزل سے ماخوذ ہے۔
اس شعر میں علامہ اقبال خدا سے کہتے ہیں کہ میں نے تیری تلاش
میں بت خانے اور کعبے کے نقشے تیار کر لیے اور
جگہ جگہ مختلف قسم کی عبادت گاہیں بنا لیں۔
لیکن ان عبادت گاہوں میں تیرا کوئی نشان
نہ مل سکا تو میں نے اپنی آہ و فریاد سے کعبہ اور
بت خانے دونوں میں قیامت برپا کر دی۔

گاہ مری نگاہ تیز چیر گئی دل وجود
گاہ الجھ کے رہ گئی میرے توہمات میں!

درج بالا شعر میں شاعر اپنی نگاہ کی تیزی کا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کبھی تو میری نگاہ میں اتنی تیزی پیدا ہوگئی کہ اس نے ہستی کا دل چیر ڈالا اور اس میں سے تیر کی مانند گزر گئی ۔ کبھی وہ میرے اپنے ہی پیدا کئے ہوئے وہم و گمان میں الجھ کر رہ گئی ۔

اس شعر میں انسانوں کی مختلف حالتوں کا نقشہ انتہائی خوبی سے پیش کیا گیا ہے ۔

؎ تو نے یہ کیا غضب کیا! مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینہ کائنات میں!

اے میرے محبوب! میں ہی تو اس کائنات کے سینے میں ایک بھید تھا ۔ تو نے یہ کیا غضب کیا کہ مجھے فاش کرکے کھول کر رکھ دیا ۔ اس شعر میں اصل خطاب محبوب حقیقی یعنی رب کریم کی ذات سے ہے ۔

— × —